101758 ـ عورت كو حج كرانا مہر ٹھرا اور خاوند نے اسے طلاق دى تو بيوى اپنے مہر سے دستبردار ہوگئى ہو تو كيا عورت مہر كا مطالبہ كر سكتى ہے ؟

سوال

ميں نے ايك مسلمان عورت سے شادى كى اور دونوں كا حج پر جانا مہر ٹھرا، ليكن جب حج آيا تو بيوى حج كى ادائيگى كے ليے نہ گئى، پھر اسى برس ہمارى آپس ميں طلاق ہو گئى، اور بيوى نے عدت كے دوران ميرے ساتھ رہنے سے بھى انكار كر ديا، بلكہ دوسرے شہر منتقل ہونے پر اصرار كرنے لگى، اور جب ميں نے مہر كے متعلق دريافت كيا تو وہ كہنے لگى:
ميں مہر سے دستبردار ہوتى ہوں، ہمارا يہ اتفاق ہوا كہ ميں تين ماہ كے ليے اس كے رہائش فليٹ اور دوسرے شہر منتقل ہونے كے اخراجات برداشت كرونگا، ليكن اب دو ماہ كے بعد وہ اپنا مہر مالى شكل ميں طلب كرنے لگى اس ليے ميرا سوال يہ ہے كہ:
كيا اسے دستبردار ہونے كے بعد مہر كا مطالبہ كرنے كا حق حاصل ہے ؟
اور اگر اسے حق حاصل ہے تو كيا ميرے ليے اسے مالى شكل ميں مہر ادا كرنا ضرورى ہے، يا كہ ميں اس مطالبہ كر سكتا ہوں كہ يہ مال صرف حج ميں ہى استعمال كيا جائيگا ؟

پسنديدہ جواب

الحمد للہ.

اول:

مہر بيوى كا حق ہے جو اللہ سبحانہ و تعالى نے نكاح كى رغبت ركھنے والے مرد پر فرض كيا ہے.

اللہ سبحانہ و تعالى كا فرمان ہے:

اور عورتوں كو تم ان كے مہر خوشدلى سے ادا كرو النساء (4).

امام ابن جرير طبرى رحمہ اللہ اس كى تفسير ميں كہتے ہيں:

" اور تم عورتوں كو ان كے مہر ادا كرو يہ واجب اور لازم و فرض كردہ عطيہ ہے.

ديكھيں: تفسير الطبرى (7 / 552).

مہر میں مال دینا بھی ممکن ہے مثلا سونا یا نقدی یا سامان، یا خدمت و فائدہ بھی ہو سکتا ہے کہ خاوند اپنی بیوی کی خدمت کرے مثلا اسے قرآن مجید کی تعلیم دے یا اسے حج کرائے.

مہر لینے کے بعد یا لینے سے قبل عورت کے لیے مہر سے دستبردار ہونا جائز ہے اس میں کوئی مانع نہیں؛ لیکن اس میں ایك شرط ہے کہ وہ خود اپنی مرضی اور راضی و خوشی مہر سے دستبردار ہو، لیکن اگر اسے مہر چھوڑنے اور دستبردار ہونے پر مجبور کیا جائے اور دباؤ ڈالا جائے تو پھر اس کی یہ دستبرداری صحیح نہیں ہوگی بلکہ مہر کی ادائیگی خاوند کے ذمہ ہوگی.

اللہ سبحانہ و تعالی کا فرمان ہے:

اور عورتوں کو ان کے مہر خوشدلی سے ادا کرو، پھر اگر وہ اس میں سے کوئی چیز تمہارے لیے چھوڑنے پر دل سے خوش ہو جائیں تو اسے کھا لو اس حال میں کہ مزے دار و خوشگوار ہے النساء (4).

اور ایك دوسرے مقام پر اللہ رب العزت کا فرمان ہے:

اور اگر تم انہیں ہاتھ لگانے (رخصتی) سے قبل طلاق دے دو، اور تم ان کا مہر مقرر کر چکے ہو تو تم نے جو مہر مقرر کیا ہے اس کا نصف (لازم) ہے، مگر یہ کہ وہ معاف کر دیں یا وہ شخص معاف کر دے جس کے ہاتھ میں نکاح کی گرہ ہے البقرۃ (237).

اس لیے اگر آپ کی بیوی نے راضی وخوشی خود ہی اپنا مہر چھوڑ دیا تو آپ اس سے بری ہو گئے، اور اب دوبارہ اس کے لیے مہر کی ادائیگی کا مطالبہ کرنا جائز نہیں ہے؛ کیونکہ جب کسی کا قرض معاف کر دیا جائے تو پھر دوبارہ اس ك مطالبہ کرنا صحیح نہیں ہے.

واللہ اعلم .